اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الجمعہ:9)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

تخلیق عالم:۔

اللہ نے اس دنیا کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (السجدہ:4) ان میں سے دو دن زمین کو پیدا کرنے میں لگے خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ (حٰمٓ السجدہ:9) پھر اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف متوجہ ہوئے۔ چار دنوں میں اللہ رب العزت نے انسان کے لئے زمین کے اندر برکت رکھی۔ وَبَارَكَ فِيْهَا (حٰمٓ السجدہ:10) اس میں بندے کا رزق رکھ دیا۔ تو زمین و آسمان دونوں کی تخلیق پر کل چھ دن لگے۔ تخلیقِ عالم کا یہ عمل اتوار کے دن شروع ہوا اور جمعہ کے دن مکمّل ہوا۔ چونکہ یہ عمل اتوار کے دن شروع ہوا، اس لئے نصاریٰ نے اتوار کے دن کو ہی اپنے لئے عید کا دن بنا لیا۔ اس لئے ان کی عبادت سنڈے (اتوار) کو ہوتی ہے۔ دنیا میں آپ کہیں بھی چلے جائیں، آپ دیکھیں گے کہ نصاریٰ اتوار کے دن گرجے میں اکٹھّے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ جب تخلیق عالم کی تکمیل ہوئی، وہ جمعہ کا دن تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے امت مسلمہ کے لئے عید کا دن بنا دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن عید کے دن کی مثل ہوتا ہے۔ جمعہ کے بعد ہفتہ کا دن چھٹی کا دن تھا اس لئے یہودیوں نے اس دن کو اپنے لئے عید کا دن بنا لیا۔ چنانچہ یہودی ہفتہ کے دن اپنی عبادت کرتے ہیں۔ اس دن وہ سواری بھی نہیں کرتے، فقط پیدل چلتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے روشنی بھی نہیں جلاتے۔ اس دن وہ سینیگاگ میں جاتے ہیں اور اپنی

عبادت کرتے ہیں۔

عیسائیوں اور مسلمانوں کے مزاج میں فرق:

اب یہاں ایک نکتہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔بعض لوگ اس وقت خوشی مناتے ہیں جب کسی کام کی ابتداء ہو رہی ہوتی ہے اور بعض لوگ کام کی تکمیل کے دن خوشی مناتے ہیں۔ نصاریٰ کے مزاج میں یہ بات ہے کہ جب وہ کام شروع کرتے ہیں تو وہ خوشی مناتے ہیں۔اس لئے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے وہ برتھ ڈے کہتے ہیں اور وہ اسے بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ وہ اپنی تاریخ پیدائش کو ہمیشہ یادرکھتے ہیں اور تاریخ پیدائش پر ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھیجتے ہیں۔ اگر وہ کسی دوست کی تاریخ پیدائش بھول جائیں تو شاید ان کے نزدیک اس سے بڑا جرم کوئی نہیں ہوتا۔گویا اس امت میں کام کی ابتداء میں خوشی منانے کا رواج ہے۔ جب کہ امت مسلمہ کا مزاج اور ہے۔ ہمارے لئے وہ دن یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے جب کام مکمّل ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ جب بھی کام مکمّل ہوا، اس دن کو امت مسلمہ نے یادگار بنایا۔ ہمارے ہاں جب کوئی بندہ رخصت ہوتا ہے تو وہ اس کے لئے دنیا سے بخیر و عافیت ایمان بچا کر لے جانے کا دن ہوتا ہے، اس لئے ہم پیدائش کے دن کو یادرکھنے کی بجائے جانے کے دن کو یادرکھتے ہیں۔ہم سیرت کے جلسے مناتے ہیں اور جن کا مزاج دوسری طرح کا ہوتا ہے وہ ولادت کے جلسے مناتے ہیں۔

دنیائے کفر اور یوم جمعہ:

دنیائے کفر اس دن کو دوسرے دنوں کی طرح شرکیہ ناموں سے یاد کرتی ہے۔مثال کے طور پر

☆ ہندو اس دن کو شُکّر وار کہتے ہیں۔اس میں ''ش'' مضموم اور ''ک'' مشدد ہے۔ یہ دو لفظوں ''شکر'' اور ''وار'' سے بنا ہے۔شکر بمعنیٰ ''حسن و جمال اور خوبصورتی عطا کرنے والی دیوی'' اسی کو زہرہ سیارہ

کہتے ہیں اور ''وار'' بمعنی ''دن'' یعنی......''زہرہ یا شکر دیوی کی پوجا کا دن''......عجیب بات یہ ہے کہ ہندو اس دیوی کو ماننے کے باوجود اس کے سامنے ہونا منحوس سمجھتے ہیں اور وہ اس دن میں کوئی نیک کام نہیں کرتے۔

☆انگریزی زبان میں اس دن کو فرائی ڈے کہتے ہیں یہ بھی دو لفظوں 'فرائی'' اور ''ڈے'' کا مرکب ہے۔''فرائی'' کا مطلب ''فریکا دیوی'' جو وڈن گاڈ (Wooden God) کی بیوی سمجھی جاتی ہے اور ''ڈے'' بمعنی ''دن'' یعنی......''فریکا دیوی کی پوجا کا دن''۔وڈن گاڈ کی بیوی رومیوں کے نزدیک عشق ومحبّت کی دیوی سمجھی جاتی ہے۔

اہل اسلام اور یوم جمعہ:

مسلمانوں کے ہاں جمعہ کا دن تمام دنوں میں سب سے زیادہ متبرک دن ہے، اس لئے جمعہ کے دن کو ''سیدالایام'' یعنی دنوں کا سردار کہا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ

اَفْضَلُ الْاَیَّامِ جُمُعَۃٌ جمعہ کا دن دوسرے دنوں میں سے سب سے افضل ہے۔

تاریخ میں اس دن بہت ہی اہم واقعات رونما ہوئے۔

☆......حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اس میں حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا اور اسی دن ان کی وفات بھی ہوئی۔''

☆......اسی دن وہ جنت سے اتارے بھی گئے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جمعہ کے دن ہی سجدہ کروایا......اس کی تفصیل تو آپ نے بہت سنی ہو

گی کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ ان چیزوں کے نام بتاؤ، تو انہوں نے اپنی عاجزی تسلیم کی اور کہا:

سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ (البقرہ:32) پاک ہے تیری ذات جتنا علم آپ نے ہمیں دیا اس سے زیادہ ہم نہیں جانتے بے شک آپ علم والے اور حکمت والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ان کے سامنے پیش فرمایا اور حضرت آدمؑ کو ارشاد فرمایا

اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ (البقرہ:33) (ان کو ان چیزوں کے نام بتائیں)......تو حضرت آدمؑ نے ان چیزوں کے نام بتا دیئے۔......سبحان اللہ......اب یہ ایک بڑی عجیب سی بات ہوئی کہ ایک طرف لاکھوں سالوں سے عبادت گزار فرشتوں کی جماعت ہے اور دوسری طرف کل کے پیدا ہونے والے حضرت آدمؑ ہیں، مگر حضرت آدمؑ نے میدان جیت لیا......اس کی بنیاد کیا چیز بنی؟...... بنیادی چیز یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو علم عطا کیا تھا۔ یہاں سے پتا چلتا ہے کہ انسان کو جو فضیلت ملتی ہے وہ علم کے نور کی وجہ سے ملا کرتی ہے۔

جب حضرت آدمؑ نے میدان جیت لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ میرے اس خلیفہ کو سب فرشتوں کے درمیان پیش کرو۔ چنانچہ ان کو تخت پر بٹھایا گیا اور پورے آسمان کی سیر کروائی گئی۔ جی ہاں، جب کوئی میدان جیتتا ہے تو دنیا بھی ساری پبلک کو دکھاتی ہے کہ دیکھو یہ میدان جیت گیا ہے۔ چنانچہ جب حضرت آدمؑ کو آسمان کی سیر کروائی گئی تو سب فرشتوں کے ان کو دیکھا......اب دستور یہ ہے کہ جب کوئی بندہ مقابلے میں جیتتا ہے تو اسے ایسا انعام دیا جاتا ہے جسے وہ یاد رکھتا ہے۔ آپ بھی جب دورۂ حدیث

کا امتحان دیں گے تو آپ کو بھی ایک سند دی جائے گی۔ یہ سند بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ آپ یہ یاد رکھیں کہ آپ نے اس سال دورۂ حدیث کا امتحان پاس کیا۔ اور جو فرسٹ، سیکنڈ آتے ہیں ان کو مدرسے کی طرف سے بھی انعام دیا جاتا ہے تا کہ وہ اپنے گھروں میں جا کر اسے بھی سجائیں۔ کھیلوں میں فرسٹ آئیں تو کپ دیتے ہیں تا کہ وہ اسے اپنے گھروں میں سجائیں۔ تو یہ ہمیشہ کا دستور ہے کہ جیتنے والوں کو یادگار انعام دیا جاتا ہے جب حضرت آدمؑ اس مقابلے کے امتحان میں جیتے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو یادگار انعام دیا۔

وہ انعام کیا تھا؟...... وہ انعام ''سجدہ'' تھا۔ جو خالص اللہ رب العزت کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تھوڑی دیر کے لئے حضرت آدمؑ کے لئے جائز فرما دیا اور فرشتوں کو فرمایا،

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ (البقرہ: 34) آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرو۔

ایک عبادت کا سجدہ ہوتا ہے اور ایک ہے تعظیم کا سجدہ۔ یہ تعظیمی سجدہ تھا۔ مگر یہ حضرت آدمؑ کے لئے کتنی بڑی سعادت ہے کہ فرشتوں کی جماعت ان کے سامنے سجدہ کر رہی ہے...... اللہ اکبر کبیرا......!!!

بعض کتابوں میں تفصیل لکھی ہے کہ فرشتوں میں سے سب سے پہلے حضرت اسرافیلؑ نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا اور دوسرے نمبر پر حضرت جبرائیلؑ سجدہ ریز ہوئے۔ اس سبقت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو بھی انعام دینے کا ارادہ فرما لیا...... اس سے پتہ چلا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ علماء کو انعام عطا فرماتے ہیں اسی طرح ان کی عزت کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ انعام و اکرام سے نوازتے ہیں...... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیلؑ کے ماتھے پر قرآن مجید کو لکھوایا۔ یہ ان کا شرف ہے۔ اس کے علاوہ ایک بہت ہی اہم کام ان کے ذمے لگایا کہ تم صور پھونکو گے اور ہم اس دن اس کائنات کے نظام کو ختم کر

کے قیامت قائم کر دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو بھی ایک اہم کام سونپا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ میرے جو پیغمبر دنیا میں آئیں گے، تم ان کی طرف میرا پیغام لے کر جانا اور ان کی مدد کرنا۔

عزازیل نے اس وقت سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

اَبٰی وَ اسْتَکْبَرَ ق وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (البقرہ:34) انکار کیا اور غرور میں آ گیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو کہنے لگا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ (الاعراف:12) (میں اس سے بہتر ہوں) فرشتوں کی ساری جماعت نے سجدہ کیا مگر وہ کھڑا رہا۔ وہ جنوں میں سے تھا لیکن اپنی عبادت کی وجہ سے وہ طاؤس الملائکہ بن گیا تھا۔ اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور یوں وہ دنیا کا سب سے پہلا غیر مقلّد بنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم بات نہیں مان رہے تو

فَاخْرُجْ مِنْھَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ (الحجر:34) نکل جا یہاں سے، تو مردود ہے۔

تو جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کروایا۔

☆...... پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جمعہ کے دن ہی زمین پر اتارا اور جمعہ کے دن ہی ان کی دعا قبول ہوئی۔

☆...... جمعہ کے دن ہی حضرت ادریسؑ کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

☆......حضرت نوحؑ کی کشتی بھی جمعہ کے دن کنارے پر لگی۔

☆......حضرت ابراہیمؑ کی ولادت بھی جمعہ کے دن ہوئی۔

☆......سیدنا ابراہیمؑ کو جب نارِ نمرود میں سے نکالا گیا تو وہ بھی جمعہ کا دن تھا۔

☆...... جب حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کی ابتداء کی، وہ بھی جمعہ کا دن تھا۔

☆......اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔

☆......حضرت اسماعیلؑ نے اللہ کے راستے میں جو قربانی دی، وہ بھی ذوالحجہ کی دس تاریخ کو جمعہ کا دن تھا۔

☆......حضرت یوسفؑ کو جب قافلے کے لوگوں نے کنویں میں سے نکالا تو وہ بھی جمعہ کا دن تھا۔ ان کو شام کے قریب ایک کنویں میں ڈالا گیا تھا۔ پھر وہ کنوئیں میں ڈال کر فارغ ہوئے تو وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ (یوسف:16) وہ رات عشاء کے وقت روتے دھوتے باپ کے پاس پہنچے۔ یہ حضرت یوسفؑ کے لئے بڑے غم کی رات تھی ایک تنہائی، دوسرا اپنے گھر سے جدائی اور تیسرا ہر طرف تاریکی...... رات کو تو باہر بھی تاریکی ہوتی ہے اور کنویں کے اندر تو اور زیادہ اندھیرا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب صبح صادق ہوئی اور تھوڑی سی روشنی کنویں کے اندر گئی تو حضرت یوسفؑ کو امید لگ پڑی کہ شاید دن کی روشنی میں کوئی نکالنے والا آ جائے۔ چنانچہ انہوں نے دعا مانگی۔

''اے اللہ! تو میری مصیبت کو بھی آسان کر دے اور پوری دنیا میں جو بھی مصیبت زدہ ہیں، ان سب کی مصیبتوں کو آسان کر دے''

......اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمالی۔ لہٰذا آپ دیکھیں گے کہ بندہ جتنا بھی غمزدہ ہوگا، رات کو اسے تھوڑی سی نیند آئے گی لیکن صبح کے وقت اس کی طبیعت پہلے کی نسبت ہلکی ہوگی۔ بیمار آدمی کو دیکھ لیں۔ سارا دن وہ بیماری کی وجہ سے تڑپتا ہے لیکن صبح کے وقت اس کی بیماری بھی ہلکی ہو جاتی ہے۔ یہ اصل میں

حضرت یوسفؑ کی دعا کا نتیجہ ہے، سبحان اللہ۔ اللہ والوں کی دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے صدقے بہت سے مصیبت زدوں کی مصیبت کو آسان فرما دیتے ہیں۔

☆...... حضرت یعقوبؑ کی بینائی بھی جمعہ کے دن واپس ہوئی۔

☆...... جب حضرت ایوبؑ کی تکلیف دور ہوئی اور انھیں صحت ملی تو بھی جمعہ کا دن تھا۔

☆...... حضرت موسیٰؑ جمعہ کے دن ہی سمندر سے پار ہوئے اور فرعون غرق ہوا۔

☆...... حضرت داؤد علیہ السّلام کی خطا بھی جمعہ کے دن معاف ہوئی۔

☆...... حضرت سلیمانؑ کو جمعہ کے دن سلطنت عطا کی گئی۔

☆...... جب حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو وہ جمعہ کا دن تھا۔

☆...... حضرت عیسیٰؑ کی ولادت بھی جمعہ کے دن ہوئی اور ان کو جمعہ کے دن ہی آسمانوں پر زندہ اٹھایا گیا۔

☆...... جب مکہ مکرمہ فتح ہوا اور نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی عجیب کیفیت تھی۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو اکیلا ہے، اس نے مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی اس اکیلے نے جماعتوں کو۔

وہ بھی جمعہ کا دن تھا۔

☆...... جس دن غزوہ بدر پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی خصوصی مدد سے نوازا وہ بھی جمعہ کا دن تھا...... اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کا تذکرہ یوں فرمایا:

وَ لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ (ال عمرٰن:123) اور اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد کی تھی جب کہ تم بے سروسامان تھے۔

☆......نواسہء رسول سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المناک واقعہ بھی جمعہ کے دن پیش آیا

☆......قیامت بھی جمعہ دن قائم ہوگی۔

یوم جمعہ کی وجہ تسمیہ:

قبل از اسلام یوم جمعہ کو یوم العر و بہ کہا جاتا تھا۔اس کا مطلب ہے ''عظمت والا کھلا ہوا دن''۔

دین اسلام نے اس دن کا نام یوم الجمعہ رکھا۔یہ لفظ جَمۡعٌ سے مشتق ہے۔اس دن میں متعدد وجوہات کی بنا پر جمعیت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔مثال کے طور پر

☆......اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ارشاد ہے

اِنَّ فِیۡہِ جُمِعَتۡ طِیۡنَۃَ اَبِیۡکُمۡ اٰدَمَ اس دن تمہارے باپ آدم کی مٹی جمع کی گئی۔

☆......ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی علیہ السّلام نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماں باپ آدم وحوا کو زمین پر جمع فرمایا۔

جمعہ کا اہتمام کرنے کی فضیلت:

اس دن محلے والے سب مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوکر جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کو یہ اجتماع اتنا پسند ہے کہ فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ (الجمعه:9) مؤمنو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (نماز) کیلئے جلدی کرو اور (خریدو) فروخت ترک کردو۔

دیکھیں کہ تجارت اور خرید و فروخت حلال کام ہیں۔ ان کے متعلّق فرمادیا کہ جب اذان ہو جائے تو ان کاموں کو چھوڑ کر مسجد میں آجاؤ، اگر نہیں آؤ گے تو یہ جائز کام بھی تمہارے لئے حرام ہو جائیں گے۔ تو جمعہ کے دن مسجد میں آنے کی اتنی فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ جمعہ کا اہتمام کرنے والوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو بندہ جمعہ کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے کیے ہوئے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ وقت سے پہلے غسل کرنا، زیر ناف اور جسم کے باقی اتارے جانے والے بالوں کو صاف کرنا، صاف کپڑے پہننا، خوشبو لگانا اور وقت سے پہلے مسجد میں آنا جمعہ کا اہتمام کہلاتا ہے۔

ساعت اجابت:

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن میں قبولیت کا ایک لمحہ رکھ دیا ہے تا کہ عبادت گزار بندے اس دن میں خوب عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی اس گھڑی کو چھپا دیا۔ اگر بتا دیتے تو پھر لوگوں کے لئے اس میں سبقت کرنے اور ڈھونڈنے کا جذبہ نہ رہتا۔ چنانچہ علما کا اس بات میں اختلاف ہے کہ قبولیت کی گھڑی کونسی ہے۔ مثال کے طور پر۔

☆ بعض روایات میں آیا ہے کہ خطیب جب خطبہ دیتے وقت دو خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھتا ہے وہ وقت ساعت اجابت (قبولیت کی گھڑی) ہے۔ یعنی اس وقت میں جو بھی دعا کی جائے اللہ

تعالیٰ اس دعا کو قبول فرما لیتے ہیں۔

☆ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ساعت اجابت ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو وہ ان کو خبر دے دے تاکہ وہ اس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں۔

☆ شرح سفر السعات میں ساعت اجابت کے بارے میں چالیس اقوال نقل کئے گئے ہیں مگر ان میں سے دو اقوال کو ترجیح دی گئی ہے۔ ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے اور دوسرا یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے۔ اس دوسرے قول کو ایک کثیر جماعت نے اختیار کیا ہے اور بہت سی احادیث صحیحہ اس کی تائید کرتی ہیں۔

اب بتائیے کہ ہمارے لئے اس معاملے میں کتنی آسانی ہو گئی ہے۔ ہم جو سارا ہفتہ پریشان ہوتے پھرتے ہیں تو کیا جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان کے وقت کو ہم اللہ کی عبادت میں نہیں لگا سکتے۔

جمعہ کا مخصوص لباس:

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی پر کیا حرج ہے اگر وہ اپنے روزمرہ کے لباس کے علاوہ دو کپڑے خرید کر جمعہ کے لئے مخصوص کر دے۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی جب لوگوں پر وہی معمولی چادریں دیکھیں جو وہ محنت مزدوری کے وقت استعمال کرتے تھے۔ فرمایا کہ اگر تم میں طاقت ہو تو ایسا ضرور کرو۔

نماز جمعہ کے بعد تجارت میں برکت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (الجمعہ:10) جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عراک بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر باہر آتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّیْتُ فَرِیْضَتِكَ وَانْتَشَرْتُ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ

اے اللہ! میں نے تیرے حکم کی اطاعت کی اور تیرا فرض ادا کیا اور جیسا کہ تو نے حکم دیا نماز پڑھ کر میں باہر جاتا ہوں، تو اپنے فضل سے مجھے رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ بعض سلف صالحین نے فرمایا کہ جو شخص نماز جمعہ کے بعد تجارتی کاروبار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں۔

جمعہ پڑھنے والوں کے ناموں کا اندراج:

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آجاتے ہیں اور مسجد میں داخل ہونے والوں کے نام ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں۔ پھر جب امام آتا ہے تو لکھنا بند کر دیتے ہیں اور کاغذ لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ نماز کے لئے سب سے پہلے آنے والا ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا، اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی پیش کرنے والے کی طرح ہے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے مرغی اور انڈے کا بھی ذکر فرمایا۔

درود شریف کی کثرت کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کی نبی علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ ایک درود شریف پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسے اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

نبی علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا

اِنَّ مِنْ اَفْضَلَ یَوْمِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہ خُلِقَ اٰدَمَ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃَ وَ فِیْہِ صَاعِقَۃٌ، فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ

تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے۔ اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور قیامت کے دن بھی اسی دن اٹھایا جائے گا، لہٰذا (اس دن) مجھ پر درود شریف پڑھنے کی کثرت کیا کرو۔

اس لئے جمعہ کے دن خوب درود شریف پڑھنا چاہئے۔ یہ بہت آسان ہے کہ ہم ہفتے میں ایک دن معمول بنالیں کہ عصر کے بعد مرد حضرات مسجد میں اور گھر کی سب عورتیں اور بچے گھر میں اسی (۸۰) مرتبہ دورد شریف بھی پڑھ لیں اور بعد میں مغرب تک دعا کا اہتمام کرلیں۔

ہماری یہ حالت ہے کہ ہمیں ذرا سی تکلیف ہو تو ہم کبھی عملیات والوں کی طرف بھاگتے ہیں اور کبھی جادو ٹونہ والوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ الٹا اپنا ایمان خراب کر بیٹھتے ہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ لوگوں کو چھوٹا خدا نہ سمجھو۔ بعض تو ایسے جاہل ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ کسی نے میرا رزق باندھ دیا ہے۔ او

خدا کے بندے! رزق دینے والی اللہ کی ذات ہے، کوئی ہے اس رزق کو باندھنے والا؟ بعض تو کہتے ہیں کہ کسی نے میری بیٹی کا رشتہ باندھ دیا ہے۔ انسان ان باتوں میں آکر اپنے ایمان کو کتنا برباد کر لیتا ہے۔ اللہ رب العزت کی ذات کے سوا کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (النسآء:78) (آپ فرما دیجئے ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے)

ہماری اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کاروبار میں اونچ نیچ ہو جاتی ہے اور ہم کہہ رہے ہوتے ہیں کی کسی نے ہمارا کاروبار باندھا ہوا ہے۔ تو عملیات اور جادو ٹونہ والوں کے پاس ہرگز نہ جائیں بلکہ قبولیت دعا کے جو لمحات ہیں ان میں اپنے پروردگار سے مانگ لیجئے، پھر دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہماری مصیبتوں کو کس طرح دور فرما دیں گے۔

جمعہ اور شب جمعہ کی برکات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا دن روشن پیشانی والا دن ہے اور جمعہ کی رات بڑی سفید اور چمکیلی (روشن رات) ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ اسی شب میں اللہ کے محبوب اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا دنیا و آخرت میں اس قدر خیر و برکت کا سبب بنا جس کا شمار کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے لیکن جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن تیز نہیں کی جاتی۔

جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنے کی فضیلت:

جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جو

شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھ لے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر دجال بھی نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کر لے اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

خطبہء جمعہ کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ بندے جمعہ کے دن مسجد میں آئیں اور خطیب کی بات کو توجہ کے ساتھ سنیں۔ خطیب جو خطبہ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا حق چار رکعت جو ہم روزانہ ظہر کے وقت پڑھتے تھے اس میں تخفیف کر دی اور فرمایا کہ اے میرے بندو! تم آج چار رکعت فرض پڑھنے کی بجائے دو رکعت فرض پڑھنا اور باقی دو رکعت کے بدلے خطیب کی بات کو توجہ سے سن لینا، میں اسی بات پر راضی ہو جاؤں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ میں اجتماعیت کی ایک شان ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میرے بندے ایک جگہ پر اکٹھے ہو کر میری عبادت کریں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

خطبہء جمعہ کا نچوڑ:

خطیب خطبہء جمعہ میں جو نصیحت کی بات کرتا ہے اس کے آخر میں اس ساری بات چیت کا نچوڑ اور لب لباب یہ پیش کرتا ہے۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَ اَوْلٰى وَ اَجَلُّ وَ اَتَمُّ وَاَهَمُّ وَ اَكْبَرُ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

تَصْنَعُوْنَ

اور اللہ کا ذکر سب سے بلند ہے اور بڑھ کر ہے اور زیادہ ہے اور کافی ہے اور بزرگی والا ہے اور سب سے بڑا ہے۔اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

اندازلگائیے کہ اللہ رب العزت کی یاد کی کتنی اہمیت ہے

خطیب کے چہرے کی طرف دیکھنے پر انمول انعام:

دیکھیں کہ نماز میں قیام کے وقت سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے کا حکم ہے،رکوع کے اندر دوانگوٹھوں کے درمیان کی جگہ کو دیکھنے کی تلقین کی گئی ہے،التحیات میں اپنے دامن رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔شریعت نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ خشوع اور زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے یہ چیزیں تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہیں۔اسی طرح فرمایا کہ جب خطیب خطبہ دے تو تمہیں چاہیے کہ اس وقت خطیب کے چہرے کی طرف دیکھو،اس کے بدلے تمہیں قیامت کے دن کوئی اورنعمت (رویت باری تعالیٰ) نصیب ہوگی۔

اجازت ہو تو آکر میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں
سنا ہے کل ترے در پر ہجوم عاشقاں ہو گا

وہ کیا نعمت ہے؟ ذرا توجہ فرمائیے کہ جمعہ کے خطبہ کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے آخرت کے نمونے پیش کئے مثال کے طور پر

☆اس دنیا کے گھر آخرت کے گھروں کا نمونہ ہیں۔آخرت کے گھر ہمارے دنیاوی گھروں کی طرح ہوں گے۔گو وہ اپنی وسعت اور کوالٹی میں اپنی مثال آپ ہوں گے۔اس کا ہم تصور بھی نہیں کر

سکتے۔سرخ یاقوت کے بنے ہوں گے،سونے چاندی کی اینٹوں کے بنے ہوں گے۔ان کے اندر مشک کا گارالگا ہوگا اور بہت ہی خوبصورت ہوں گے۔یہ سب باتیں اپنی جگہ صحیح ہیں مگر گھر اس طرح ہوں گے کہ ان میں آرام کرنے کی جگہ بھی ہوگی اور مہمان خانہ بھی ہوگا۔

☆......پھلوں کا معاملہ بھی اس طرح ہے......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَ اُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا (البقرہ:25) اور دیئے جائیں گے ان کو ملتے جلتے۔

جنت کے پھل دنیا کے پھلوں کے مشابہ ہوں گے۔انار کی شکل دنیا کے انار کی طرح ہی ہوگی،سیب اور کیلے بھی اسی طرح کے ہوں گے مگر ان کی لذت اور کوالٹی کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

☆اسی طرح وہاں کی عورتیں دنیا کی عورتوں جیسی ہی ہوں گی۔ان کی شکل وصورت انہی کی طرح ہو گی۔اگرچہ کہ وہاں کی عورت کا حسن و جمال کچھ اور ہوگا،اور دنیا کی عورت جب جنت میں جائے گی تو اس کا حسن و جمال ان سے بھی زیادہ بڑھا دیا جائے گا مگر وضع قطع میں مشابہت ہوگی۔

☆حتی کہ جو دسترخوان جنت میں لگے گا وہ بھی دنیا کے دسترخوان کے مشابہ ہوگا۔اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَ کَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ (الواقعہ:18) اور برتن پانی والے

دنیا میں جب ہم جب دسترخوان لگاتے ہیں تو یہی طریقہ ہوتا ہے کہ دسترخوان پر سب سے پہلے پانی کے برتن لاکر رکھے جاتے ہیں۔جب مشروبات رکھ دیئے جاتے ہیں تو پھر اس کے بعد کچھ پھل اور میوے بھی رکھ دیئے جاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَ فَاکِھَۃٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ (الواقعہ:20) اور میوے جو وہ پسند کریں۔

تو دیکھیں کہ پانی کے بعد خشک میووں کی بات آ گئی۔اس کے بعد دنیا میں پکے ہوئے کھانے آتے ہیں، ڈشز آتی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ (الواقعہ:21) اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے۔

ماشاءاللہ اب پکے ہوئے کھانے آ گئے

☆ دعوت کھانے کے بعد ایمان والے دنیا میں اپنے گھروں میں جا کر بیویوں سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ○ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ (الواقعہ:22-23) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے تہہ کیے ہوئے آبدار موتی۔

تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جو ترتیب ادھر دنیا میں ہے وہی ترتیب اللہ تعالیٰ نے آخرت میں بھی بنائی ہے اور اللہ رب العزت نے اپنی رحمت اور قدرت کاملہ سے جو نعمتیں ایمان والوں کو آخرت میں دینی ہیں ان کا عکس دنیا میں ہی دکھا دیا ہے۔

جب جنت کی ان نعمتوں کا عکس دنیا میں دکھا دیا تو جنت میں ایک اور نعمت بھی ملے گی وہ نعمت یہ ہو گی کہ ایمان والے اپنے پروردگار کو دیکھیں۔ بلکہ دل چاہتا ہے کہ ابھی دیکھیں۔اسی لئے شاعر نے کہا

کبھی اے حقیقت منتظر! نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبیں نیاز میں

بندے کا دل چاہتا ہے کہ مجھے موقع مل جائے اور میں ابھی سجدہ کروں۔ دل کے اندر یہ تڑپ اٹھتی ہے۔

نہیں کرتے وہ وعدہ دید کا حشر سے پہلے   دل نادان کی خواہش ہے یہیں ہوتی ابھی ہوتی

دل تو چاہتا ہے کہ مولا کی دید یہیں ہوتی اور ابھی ہوتی مگر دنیا میں تو بندے کو انتظار کرنا ہے۔البتہ جب جنت میں پہنچیں تو جنتی کہیں گے کہ یا اللہ! اب تو ہم ملاقات گاہ (جنت) میں پہنچ گئے ہیں اور دستور ہے کہ جب ملاقات گاہ میں پہنچ جائیں تو پھر محبّ اور محبوب کی ملاقات ضرور ہوتی ہے، اس لئے

بس اب رسم دنیا بھی ہے، وعدہ بھی ہے، دستور بھی ہے۔

اے اللہ! ہم پر احسان فرمایئے اور اپنا دیدار عطا کر دیجئے۔ چنانچہ ایمان والوں کی اس درخواست کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے ایمان والو! تم میری ملاقات کے لیے تیاری کر لو۔

دیدارِ الٰہی:

دیدارِ الٰہی کے لیے تیاری:

جیسے دنیا میں لوگ شادی کے لیے تیاری کرتے ہیں، نہا دھو کر اور اچھا لباس پہن کر نکاح اور دعوت ولیمہ کے لیے آتے ہیں، اسی طرح وہاں بھی جنتی تیاری کریں گے۔ چنانچہ جنتی ایک بازار میں جائیں گے تو ان کو وہاں اپنی من پسند کا حسن و جمال مل جائے گا...... آج تو جو اللہ تعالیٰ نے نقشے بنا دیے ہیں وہ تو نہیں بدل سکتے۔ چھوٹی آنکھیں موٹی نہیں ہوسکتیں اور موٹی آنکھیں چھوٹی نہیں ہوسکتیں۔ لمبا چہرہ گول نہیں ہو سکتا اور گول چہرہ لمبا نہیں ہوسکتا...... مگر اس بازار میں جنتی اپنے چہرے کی زیبائش کے لیے جو کچھ سوچتا چلا جائیگا اس کا چہرہ ویسا بنتا چلا جائے گا۔ جیسا چہرہ چاہے گا اس کا چہرہ ویسا ہو جائے گا، اس پر جیسی زیبائش چاہے گا ویسی ہی اس پر زیبائش ہو جائے گی۔ حتی کہ آنکھیں، پلکیں، ہونٹ اور دانت بھی اس کی پسند کے مطابق بن جائیں گے۔ اب ذرا سوچئے کہ اگر کسی کو خیالی اور تصوراتی حسن مل جائے تو وہ حسن کتنا عجیب ہوگا۔

میدانِ مزید میں حاضری:

جب جنتی پوشاکیں پہن کر اپنی مرضی کا حسن و جمال لے لیں گے تو پھر اس جنت میں پہنچیں گے جہاں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ وہاں پر ایک دریا ہوگا جس کے کنارے پر دعوت کا اہتمام ہوگا۔ وہاں نور کے بنے ہوئے منبر اور کرسیاں ہوں گی، جن پر اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کے لیے جنتیوں کو بٹھایا جائے گا، پہلے انبیائے کرام علیہم السّلام، پھر صدیقین، پھر شہداء اور پھر صالحین بیٹھیں گے۔ پہلے حضرت داوٗدؑ اللہ تعالیٰ کا کلام سنائیں گے، پھر سیدنا رسول اللہ ﷺ بھی اللہ کا کلام سنائیں گے، اور بعد میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں سے سورۃ یٰسین کی تلاوت خود فرمائیں گے...... اللہ اکبر...... ذرا تصور تو کریں کہ یہ کیسی عجیب بات ہے۔ انسان تصور کر کے حیران ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ اب چونکہ یہ محفل میدان مزید میں منعقد ہونی ہے اور وہاں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہونا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس مجلس کا نمونہ دنیا میں نماز جمعہ کے اجتماع کو بنا دیا۔ لہٰذا جو مؤمنین دنیا میں نماز جمعہ کا اہتمام کریں گے ان کو اس کا اجر ملے گا۔

دیدار کے وقت کیفیت:

حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے ایک عجیب بات لکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو مومن اپنے دل میں یہ سوچے گا کہ میری جو کیفیت جمعہ کی نماز میں ہوگی اس یوم مزید میں ملاقات کے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے اسی کیفیت کے ساتھ حاضری ہوگی، اس لیے مومن کو چاہئے کہ وہ وقت سے پہلے تیاری کر لے، نہا دھو کر اچھے کپڑے پہنے اور خطیب کے قریب سے قریب تر آ کے بیٹھے، جو اس مجلس میں جتنا قریب تر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہوگا، اللہ تعالیٰ میدان مزید میں اس کو اتنا ہی اپنے قریب جگہ عطا فرمائیں گے۔ اس لئے آپ جمعہ کی نماز میں اس جذبہ کے ساتھ آیا کریں کہ جیسے ہمیں میدان مزید میں اللہ تعالیٰ

نے اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے اور اب محبوب کے دیدار کے لئے مجھے سب سے آگے جا کر بیٹھنا ہے۔ اور خطیب کے چہرے کی طرف متوجہ رہا کریں، کیونکہ اگر ہم خطبہء جمعہ کے وقت خطیب کے چہرے کی طرف متوجہ رہیں گے تو میدان مزید کی مجلس میں بھی اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح اپنے دیدار کی توفیق عطا فرما دیں گے۔

یہاں پر امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب نکتہ لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں انسان جیسی نماز ادا کرے گا جنت میں رویت باری تعالیٰ کی کیفیت بالکل ویسی ہی ہوگی۔ مثال کے طور پر جس کو نماز میں ادھر ادھر کے خیالات آتے ہوں گے اور وہ ان خیالات کو ہٹانے کی کوشش کر کے دنیا کے خیال کے بغیر نماز پڑھنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بغیر کسی پردے کے اپنا دیدار عطا فرمائیں گے اور جس کو نماز میں ادھر ادھر کے خیالات آتے رہیں گے تو پھر میدان مزید میں جب اس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا تو درمیان میں نور کے کچھ پردے آجائیں گے اور اس کو بغیر پردے کے دیدار نصیب نہیں ہوگا۔ اس لئے ہر مؤمن کے دل میں یہ حسرت ہونی چاہئے کہ یا اللہ ہمیں ایسی نماز پڑھنے کی توفیق دے جس کے دوران ہمارے دل میں دنیا کا کوئی خیال بھی نہ آئے۔ یہ نعمت اگرچہ بڑی مشکل ہے مگر کوشش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دے دیتے ہیں۔ آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ پر غور کریں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں ایسی نماز پڑھنے کی کوشش میں لگا رہے گا نصیب ہوگئی تو فبہا، اور اگر نصیب نہ بھی ہوئی تو کوشش کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو محروم نہیں کریں گے۔ لہٰذا جو شخص دنیا میں ایسی نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنا دیدار بغیر کسی پردے کے عطا فرما دیں گے۔ اس کو دیدار بے نقاب نصیب ہوگا۔ علما نے لکھا ہے کہ وہ دیدار بے جہت، بے کیف، بے شبہ اور بے مثال ہوگا۔ ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دیدار کیسا

ہوگا۔

معارف دیدار الٰہی:

اس دیدار کے بارے علماء نے عجیب باتیں لکھی ہیں۔

ایک بات تو یہ لکھی کہ جنتی جب جنت میں جائیں گے اور جنتی مخلوق کے حسن و جمال کو دیکھیں گے تو انہیں اس قدر تعجّب سے دیکھیں گے کہ انہیں وقت کے گذرنے کا احساس بھی نہیں ہوگا۔ حتی کہ یہ انہیں ستر سال تک ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہیں گے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو میدان مزید میں اپنا دیدار عطا فرمائیں گے تو جیسے آندھی آتی ہے تو ہر چیز پر مٹی کی تہہ آجاتی ہے اسی طرح جنتیوں پر نور کی بارش ہوگی اور ان کے چہروں پر نور کی تہہ جم جائے گی۔ حتی کہ جنتیوں کا حسن اتنا بڑھ جائے گا کہ جب یہ لوٹ کر اپنے گھروں میں آئیں گے تو وہ جنتی مخلوق (خدام اور خادومات) ان کو دیکھے گی تو وہ جنتی مخلوق اتنا متعجّب ہو گی کہ ستر سال تک وہ بھی ٹکٹکی باندھ کر جنتیوں کو دیکھتی رہ جائے گی۔ سبحان اللہ! جنتیوں کا حسن وجمال اس قدر بڑھ جائے گا!!!

قاعدہ بھی یہی ہے کہ نوکر، نوکر ہوتا ہے اور گھر کا مالک، گھر کا مالک ہوتا ہے۔ اگر حور وغلمان کا ایسا حسن ہے تو جو ایمان والے جاکر وہاں کے وارث بنیں گے ان کے حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا......!!!

اب سوچئے کہ جس ذات نے حسن و جمال کو پیدا کر دیا اس کے اپنے حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰہُ جَمِیْلٌ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں۔

یا اللہ! وہ کتنے خوش نصیب لوگ ہوں گے جو آپ کا دیدار کریں گے۔ وہ کیسی خوش نصیب آنکھیں ہوں

گی جو جنت میں آپ کا دیدار کریں گی۔

حال کیا ہوگا بھلا ان کا تیری دید کے دن
جن کا دل جوش میں آئے ہے تیرے نام کے ساتھ

یا اللہ! تیرا نام سن کر جو دنیا میں تڑپنے لگتے ہیں جب وہ جنت میں آپ کا دیدار کریں گے تو اس دن ان کا کیا حال ہوگا۔

☆...... یہاں پر حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب نکتہ لکھا ہے۔ اس بات کو پڑھ کر دل خوش ہوجاتا ہے۔ حضرت نے لکھا ہے کہ اللہ تعالی دیدار کرائیں گے اور جنتی دیدار کریں گے۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دیدار ختم کیسے ہوگا؟ اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ خود دیدار ختم کروادیں تو اس میں بخالت کا شبہ ہوتا ہے کہ دیکھنے والے تو دیکھ رہے تھے اور دیدار کرانے والے نے خود ہی پردے کر لئے، اور اگر یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ تو دیدار کرا رہے تھے اور جنتیوں نے دیدار کرنا بند کردیا، تو یہ مؤمنوں کے لئے وجہِ ملامت بنتا ہے کہ یہ کیسے عاشق ہیں کہ محبوب جلوہ افروز ہے اور محبّ کسی اور چیز کی طرف متوجہ ہوگئے...... وہ فرماتے ہیں کہ ذرا غور کریں کہ جب ایک مکھی کسی حلوائی کی دکان پر چلی جاتی ہے تو حلوائی مکھی کو بار بار اڑانے کی کوشش کرتا ہے مگر مکھی اس مٹھائی سے پیچھے نہیں ہٹتی۔

تو خواہی آفتیں افشاں و خواہی دامن اندر کُش
مگس ہر گز نہ خواہد رفت از دکان حلوائی

اگر شہد کی مکھی مٹھائی کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتی تو جنت میں عاشق لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا کیسے چھوڑ دیں گے؟

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے علمائے محققین کو اس کی معرفت عطا

فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تجلّیات دوطرح کی ہیں۔ ایک جلالی تجلّیات ہیں اور دوسری جمالی تجلّیات ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ جمال کی تجلّیات ڈالیں گے تو سب کے سب مومن اس کے دیدار میں مشغول ہو جائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو وہ جلال کی تجلّیات ڈالیں گے اور سب کے سب مومن جنت کی نعمتوں میں مشغول ہو جائیں گے۔ پھر جب جمال کی تجلّیات ڈالیں گے تو پھر جنت کی نعمتوں سے ہٹ کر اللہ رب العزت کے دیدار میں مشغول ہو جائیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان کو دیدار عطا فرماتے رہیں گے۔

☆ ...... کسی کو اللہ تعالیٰ سال میں ایک مرتبہ اپنا دیدار عطا فرمائیں گے، کسی کو ہر جمعہ کے دن دیدار الٰہی نصیب ہوگا اور کئی جنتی ایسے ہوں گے کہ جن کو ہر روز اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ علماء نے لکھا ہے کہ ایک بندہ ایسا ہوگا جو دنیا میں اندھا پیدا ہوا لیکن وہ اللہ کی اس تقسیم پر راضی رہا اور اس نے نیکی اور تقویٰ کی زندگی گذاری، جب یہ اندھا اللہ رب العزت کے حضور جنت میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر وقت اپنا دیدار عطا فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں میرے غیر کو محبّت کی نظر سے نہیں دیکھا، لہٰذا آج یہ ٹکٹکی باندھ کر میرا دیدار کر سکے گا۔ سبحان اللہ

علمائے ماوراء النہر کا معمول:

ہم نے علمائے ماوراء النہر یعنی بخارا اور اس کے ملحقہ علاقوں کے علماء کا یہ عمل دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن دس بجے مسجد میں آجاتے ہیں۔ مجھے ایک جگہ جمعہ پڑھانا تھا۔ ہم سفر سے وہاں لوٹے۔ تھکے۔ ہوئے تھے اس لئے ہم نے سوچا کہ ابھی صبح کے آٹھ بجے ہیں لہٰذا ہم ناشتہ کر کے سو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم سو گئے۔ پھر دس بجے اٹھے اور وضو کے لئے کمرے سے باہر نکلے تو دیکھا کہ پوری مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ ہم یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ معلوم نہیں کیا ماجرا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ہوسکتا ہے کہ شاید

کوئی فوت ہو گیا ہو یا کوئی اور وجہ ہو۔ چنانچہ ہم نے مفتی صاحب سے پوچھا کہ آج لوگ مسجد میں دس بجے کیوں اکٹھے ہو گئے؟ کہنے لگے کہ ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ یہاں کے علمائے کرام یوم جمعہ کو یوم مزید کا ایک عکس سمجھ کر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ گویا آج اللہ تعالیٰ کا دیدار ہونا ہے۔ اگر آج ہم وقت سے پہلے مسجد میں جائیں گے تو جنت میں بھی ہمیں اسی طرح جانے کی سعادت نصیب ہوگی۔ سبحان اللہ ......اس وقت مجھے اپنے دیس کے نوجوان یاد آئے کہ اگر ایک بجے جمعہ ہونا ہو تو وہ کہتے ہیں کہ بارہ بج کر پچپن منٹ پر گھر سے نکلیں گے اور پانچ منٹ میں مسجد میں پہنچ جائیں گے اور نماز پڑھ کر واپس آجائیں گے...... مفتی صاحب نے بتایا کہ یہ لوگ دس بجے مسجد میں پہنچ جاتے ہیں اور یہاں دو تین گھنٹے پہلے آکر نوافل پڑھتے ہیں، تلاوت کرتے ہیں، درود شریف پڑھتے ہیں، صلوٰۃ التسبیح پڑھتے ہیں اور ندامت کے ساتھ استغفار کرتے رہتے ہیں، اس کے بعد جمعہ کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں بھی جمعہ کی نماز کا ایسا اچھا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ